Regd. No. L. 5254 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضلَ بیدِ اللہ یُؤتیہ مَن یشاءُ
عَسٰی اَن یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
فی پرچہ ۱ر

یوم: شنبہ * ۲ ذوالحجہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۲۳ وفا ۱۳۳۴ ہش * ۲۳ جولائی ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۷۵

پاکستان نے عالمی کارپوریشن کے معاہدہ پر دستخط کر دیئے

واشنگٹن ۲۲ جولائی۔ کل یہاں پر ایک بین الاقوامی مالی کارپوریشن قائم کرنے کے معاہدہ پر پاکستان نے دستخط کر دیئے۔ پاکستان پہلا ایشیائی ملک ہے۔ جس نے اس معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ سید امجد علی سفیر پاکستان متعینہ امریکہ نے اپنے ملک کی طرف سے معاہدہ کو منظور کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا۔ کہ اس مالی کارپوریشن کے قیام سے کم ترقی یافتہ ممالک کو صنعتی زراعتی اور فنی میدان میں ترقی کے زیادہ مواقع میسر آئیں گے

بڑی طاقتیں خلوص کا ثبوت دینے کیلئے جنگی نقشوں کا تبادلہ کریں

جنیوا کانفرنس میں امریکہ کے صدر آئزن ہاور کی تجویز

جنیوا ۲۲ جولائی۔ کل رات چار بڑوں کی کانفرنس میں امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے یہ تجویز پیش کی کہ مغربی ممالک اور روس تخفیف اسلحہ کے متعلق اپنے خلوص کا ثبوت دینے کے لئے اپنے جنگی نقشوں کی تفصیلات کا باہم تبادلہ کریں آپ نے کہا امریکہ قیام امن کے متعلق اپنے خلوص کا اظہار کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کرتا ہے

مسٹر ایڈن وزیر اعظم برطانیہ نے اس سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے کہا گو برطانیہ ہائیڈروجن بم تیار کر رہا ہے۔ لیکن وہ آئزن ہاور کی تجویز کا حامی ہے۔

روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے بھی اس تجویز کی تعریف کی اور کہا یہ تجویز پر خلوص معلوم ہوتی ہے۔ اور خاص اہمیت کی حامل ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ اطلاع

نزلہ اور گلے کی تکلیف ابھی جاری ہے خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ فاتحہ کی آخری دو آیات کی لطیف تفسیر بیان فرمائی

ربوہ ۲۲ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ ہوائی ڈاک مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

لنڈن ۱۷ جولائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا: "پہلے بلغم کم ہوئی تھی۔ مگر صبح سے بہت زیادہ ہے۔ آواز نہیں نکلتی۔ گلے پر زور دے کر بولنا پڑتا ہے۔ اور درد ہوتی ہے"۔ حضور اقدس روزانہ نصف گھنٹہ یا کم و بیش چہل قدمی فرماتے ہیں ——— خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے خطبات کے تسلسل میں ارشاد فرمایا اور سورۃ فاتحہ کی آخری دو آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں حقیقی امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ صرف الفاظ پر انحصار رکھکر روح کو نہ چھوڑ دیا جائے۔ اور نہ ہی صرف روح پر انحصار رکھکر الفاظ کو چھوڑ دیا جائے۔ بلکہ الفاظ اور روح دونوں کا لحاظ رکھا جائے۔

۲۲ جولائی کو مبلغین کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس کے لئے باہر سے آنے والے نمائندگان میں سے مکرم مولوی محمد اسحق صاحب ساقی کی آمد آج متوقع ہے ——— احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری

بنگلہ زبان کی ترقی کے لئے ایک اکیڈیمی قائم کی جائیگی

ڈھاکہ ۲۲ جولائی۔ مشرقی پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر اشرف الدین چودھری نے ایک بیان میں بتایا کہ صوبائی حکومت بنگلہ زبان کو ترقی دینے کے لئے ایک اکیڈیمی قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

* ۲۲ جولائی۔ پاکستان کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ غیر ملکی نمائندوں اور افراد کو مختلف ثقافتی تقاریب میں شمولیت کی دعوت دینے سے قبل وزارت ہذا سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

عید الاضحیٰ ۳۱ جولائی کو ہوگی

کراچی ۲۲ جولائی۔ رویت ہلال کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل ذوالحجہ کا چاند دیکھا گیا۔ چنانچہ ۳۱ جولائی کو عید الاضحیٰ ہوگی۔ کراچی لاہور ڈھاکہ اور پشاور میں بھی ذوالحجہ کا چاند دیکھا گیا۔

سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں رہا

لاہور ۲۲ جولائی۔ سندھ۔ راوی۔ چناب اور جہلم میں پانی کی سطح کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق تمام دریاؤں میں پانی کی سطح کم ہو گئی ہے۔ اور اب کسی دریا میں سیلاب کا کوئی خدشہ نہیں۔

ترکی اور عراق کا دفاعی معاہدہ اسرائیل کے خلاف ایک مؤثر اقدام ہے

بغداد ۲۲ جولائی۔ عراق کے سابق وزیر اعظم مسٹر فاضل جمالی نے ترکی اور عراق کے دفاعی معاہدے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ اس معاہدہ سے اسرائیل کے خطرہ کا مؤثر ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا اگر کچھ عرصہ قبل یہ معاہدہ طے پا جاتا تو یقیناً اسرائیل کو موجودہ جارحانہ کاروائیاں کرنے کا موقع نہ ملتا۔

یونان قبرص کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرے گا

جنیوا ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یونان نے قبرص کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے ——— یہ فیصلہ یونان کے وزیر اعظم کی فرانس اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ سے ملاقات کے بعد کیا گیا۔ حکومت نے اقوام متحدہ میں یونان کے نمائندے کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ فوری طور پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو اس سلسلے میں مطلع کر دیں۔

ادھر قبرص کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ برطانوی حکام نے مقامی پولیس اور فوج کو یہ اختیار دے دیا ہے کہ وہ ہر گاڑی اور موٹر کو روک کر تلاشی لے سکتے ہیں۔ کہ اس میں ہتھیار یا بارود وغیرہ تو نہیں ہے۔

مراکش کی عرب آبادی پر فائرنگ

مراکش ۲۲ جولائی۔ مراکش کے موجودہ سلطان کو ہلاک کرنے کی ناکام کوشش کے بعد آج فرانسیسی فوج نے عربوں کی آبادی پر فائرنگ کی۔ جس کے نتیجہ میں ۱۰ اشخاص ہلاک اور ۲۷ مجروح ہوئے۔ بہت سی گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۵۵ء

دستور

مولانا محمد عبد اللہ صاحب الکافی القرشی صدر جمعیۃ اہلحدیث (مشرقی پاکستان) کا ایک مضمون "ارکان دستور ساز کے نام" روزنامہ تسنیم کی اشاعت ۲۰ جولائی میں شائع ہوا ہے جس میں پاکستان کے شہریوں کے آٹھ سال کے تذبذب انگیز اور سخت نامناسب ماحول میں سانس لے کر جینے کا ذکر کر کے صاحب مکتوب نے نئی دستور ساز کے ارکان کو دو باتوں کا اہتمام کرنے کی نصیحت کی ہے

"جمہوری احساس کے ساتھ مجلس دستور ساز کے دروازے پر قدم رکھیں — جمہوری اصولوں سے منحرف ہو کر اگر دوبارہ وہ دھینگا مشتی اور فرقہ سازی کی لعنتوں میں گرفتار ہو گئے۔ تو سابق تجربات کی بنا پر اس ریاست کا جس عظیم خطرے سے دو چار ہونا یقینی ہے۔ ہمارے معزز ارکان کو اس سے ہوشیار کر دینا ہم مناسب تصور کرتے ہیں۔

ثانیاً مجلس دستور ساز قوم کا حقیقی نمائندہ ادارہ اور ان کی تمناؤں اور مسرتوں کا مرجع ہونے کی بجائے کسی شخص یا پارٹی کے ہاتھ کھلونا نہ بن جائے اور کسی کے جنبش ابرو اور زبان درازی سے تمام کدو کاوش اور اہتمام ہباءً منثورا ہو کر نہ رہ جائے۔ ابتداء ہی اس پیش بندی کا اہتمام ضروری ہے۔" (تسنیم ۲۰ جولائی ۱۹۵۵ء)

ہماری رائے میں یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جن کا پیش نظر رکھنا ہر دستور ساز کے ہر رکن کے لئے لازم ہے۔ دستور سازی کسی ملک کے قیام و استحکام کے لئے بنیادی پتھر اور خشت اول ہے۔ اور جیسا کہ کہتے ہیں ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

دستور سازی نہایت ہوشمندی اور ہر ایک پہلو کو مدنظر رکھ کر ہونی چاہیئے۔

یہ درست ہے کہ ابھی تک دنیا میں کوئی ایسا دستور جمہوری سے جمہوری اقوام بھی نہیں بنا سکیں جس کو مکمل کہا جا سکے۔ لیکن اگر دستور ساز بنانے والے صرف ملک و قوم کے مفاد کو پیش نظر رکھیں۔ اور ذاتیات سے بالا ہوں تو ایسا دستور بنا لینا جس سے فی الحال ملک کا کاروبار چل سکے مشکل نہیں ہے۔

دستور کا بنیادی اصول یہ ہونا چاہیئے کہ ملک کے کسی فرد یا کسی گروہ کو خواہ وہ گروہ سیاسی ہو یا دینی کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔ جس میں تمام شہریوں کے حقوق کی یکسانی طور پر حفاظت کی ضمانت دی گئی ہو۔ اسی لئے جیسا کہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب نے فرمایا ہے دستور کسی پارٹی کے ذاتی رجحانات کا آئینہ دار نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ دستور ایک ایسی چیز ہے جس سے تمام شہری خواہ وہ کسی خیال کے ہوں براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ ہر ایک مسلمان دل سے یہ چاہتا ہے کہ حکومت کا کاروبار اسلامی اصول اخلاق کے مطابق چلایا جانا چاہیئے۔ اس لئے یہ درست ہے کہ ملک کا آئین ایسا ہونا چاہیئے جس میں اسلامی اخلاق کی نشو و نما ہو سکے۔ اور مسلمان قرآن و سنت رسول اللہ کے مطابق بلا روک ٹوک عمل کر سکیں۔ چنانچہ حقیقت یہی ہے۔ کہ پاکستان اسی لئے معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ کہ یہاں مسلمان اسلامی طریق زندگی کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں۔ اور جیسا کہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب نے بھی فرمایا ہے۔

"دنیا میں جس طرح ہر فرد ہستی کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔ اس برعظیم کے مسلمانوں نے بھی اپنے اس فطری حق کو حاصل کرنے کے لئے ہی پاکستان کا مطالبہ پیش کیا تھا۔ برطانوی امریکی یا روسی یا ڈچ یا سوئٹزر طرز کے معاشرت و طرز حکومت کو قبول کرنے کی بہ نسبت بھارتی تمدن و طرز حکومت کے طوق سلاسل میں مقید رہنا مزید ننگ اور عار کا باعث نہ تھا۔ لیکن یہ ایک امر بدیہی ہے کہ مسلمان جداگانہ قوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دستور حکومت اور ضابطہ حیات میں ان کے نظریات و مقاصد بالکل علیحدہ ہیں۔ ان کی تہذیب و ثقافت بلکہ حیات و موت کے نظریات بھی بالکل مختلف ہیں۔ پس اگر وہ زندہ رہنا چاہیں تو مسلمان کی حیثیت ہی سے ان کو زندہ رہنا پڑے گا اگر انہیں انگریز۔ مارکین۔ ہندو یا اشتراکی بن کر زندہ رہنے کا موقعہ مل جائے۔ اور بادی النظر میں اس کو زریں موقعہ بھی سمجھا جائے۔ تو بھی یہ زندگی مسلمانوں کے نزدیک موت سے بدتر ہے۔" (تسنیم ۲۰ جولائی ۱۹۵۵ء)

بڑی حد تک یہ باتیں درست ہیں اور کوئی مسلمان خواہ وہ نام کا ہی مسلمان کیوں نہ ہو۔ اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنا پسند کرتا ہے۔ چنانچہ قائد اعظم مرحوم نے تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد کئی بار یہ اعلان کیا تھا۔ کہ ہمارا قانون قرآن کریم کی صورت میں بنا بنایا موجود ہے

اس کے باوجود ہمیں سخت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض طالع آزماؤں نے محض اپنی لیڈری جمانے کی خاطر پاکستان کے نہایت نازک وقت میں مطالبات کر کے اسلامی اور غیر اسلامی دستور کا سوال پیدا کیا۔ اور ملک میں خواہ مخواہ کا ہیجان پیدا کر رکھا ہے۔ اور انہی خود غرض فتنہ پسند اور تفرقہ انگیز لوگوں کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہے کہ پاکستان میں ابھی تک کوئی دستور نہیں بن سکا۔ حالانکہ اگر شروع میں ہی کوئی دستور بن جاتا۔ تو اگر یہ بات درست ہے جو مولانا محمد عبد اللہ صاحب نے اپنے مکتوب میں کہی ہے کہ

"اس ریاست کے عام باشندگان اسلامی دستور کے علاوہ اور کسی قسم کا دستور حکومت ہرگز قبول نہ کریں گے"

تو یقیناً یہاں ایسا قانون نشو و نما پاتا جو مسلمانوں کے دل کی خواہش ہے۔

اگر ہمارے طالع آزما قسم کے لوگ بجائے اپنی لیڈری جمانے کے لئے حکومت کو چیلنج پر چیلنج دینے کے اور بجائے "اسلامی قانون" کی نعرہ بازی کرنے کے تحمل اور صبر سے کام لیتے اور تخریبی سرگرمیاں نہ دکھاتے تو یقیناً آج سے کئی سال پہلے یہاں دستور بن چکا ہوتا۔ اور علمائے کرام اپنا وقت بجائے انتشار انگیز سرگرمیوں میں صرف کرنے کے عوام کی تعلیم و تربیت اسلامی اخلاق کے مطابق کر سکتے۔ اور جب عوام مسلمان جن کے متعلق مودودی صاحب کا فیصلہ ہے۔ کہ ان میں سے ۹۹۹ فی ہزار اسلام سے منحرف ہو چکے ہیں۔ جب اسلامی تعلیم و تربیت حاصل کرتے تو یقیناً چند سالوں تک یہ ملک ایک اسلامی ملک بن جاتا۔

افسوس ہے کہ وہ لوگ جن کے ذمہ عوام کی تعلیم و تربیت تھی سیاسی چیلنج بازی میں مصروف ہو گئے ہیں اور تخریب پسند لوگوں کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور ملک میں دستور کے راستے کو کسی کروٹ

وہ ہر کہیں ربوہ میں ہیں

کون کہتا ہے وہ ربوہ میں نہیں۔ ربوہ میں ہیں
وہ کہیں بھی ہوں مکیں وہ ہر کہیں ربوہ میں ہیں
ہوتے ہیں حائل دلوں کے درمیاں کب فاصلے
جیسے وہ لنڈن میں ہیں ویسے مکیں ربوہ میں ہیں
ہم ہیں ان کے دل میں تو وہ بھی ہمارے دل میں ہیں
ہم وہاں لنڈن میں ہیں اور وہ یہیں ربوہ میں ہیں

تنویر

الفضل کا خاص نمبر

عید کے موقعہ پر الفضل کا ایک خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ جس میں مختلف مضامین کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے سفر یورپ کے متعدد فوٹو بھی ہوں گے۔ مضمون نگار اصحاب فوراً مضمون ارسال فرمائیں اور اشتہار دینے والے احباب اپنے لئے جگہ ریزرو کرا لیں نیز ایجنٹ حضرات تعداد سے اطلاع دیں۔

مینیجر الفضل ربوہ

حدیث نبوی من صلّی صلوٰتنا اور مسلمان کی تعریف

"الاعتصام" کے اعتراضات کا جواب

—— از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ——

صحیح البخاری میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

"من صلّی صلوٰتنا و استقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ"

جو شخص اس طرح نماز پڑھتا ہو جس طرح ہم پڑھتے ہیں۔ اور اس قبلہ کی طرف رخ کرتا ہو جس کی طرف کہ ہم کرتے ہیں۔ اور ہمارا ذبیحہ کھا لیتا ہو۔ وہی مسلمان ہے جس کی ذمہ واری اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ ہے۔ اے لوگو! تم اللہ کی ذمہ واری میں خلل پیدا نہ کرو

علمائے سلف وخلف نے اس حدیث کو جو متعدد پیرایوں میں اسی مضمون کو واضح کرنے کے لئے وارد ہوئی ہے ذکر کیا ہے۔ اور اس سے استدلال کیا ہے۔

حدیث نبوی کے الفاظ نہایت واضح ہیں۔ ان کی ساخت صاف بتلا رہی ہے کہ اللہ اور رسول کی ذمہ واری کے حقدار کی یہی تعریف ہے۔ کہ وہ ان تین باتوں کا پابند ہو۔ جو اس حدیث میں بیان ہوئی ہیں عربی زبان کے لحاظ سے لفظ فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ صاف طور پر بتلا رہے ہیں کہ یہ ایک خاص تعریف ہے۔ اور جس مسلمان کو محفوظ رکھنا اللہ اور رسولؐ نے ضروری قرار دیا ہے وہ یہی ہے۔ جس میں یہ تینوں باتیں پائی جائیں۔

ہمارا یہ مدعا نہیں ہے کہ ان تین ظاہری باتوں کے کرنے سے انسان کامل نجات کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور نہ ہی یہ امر حدیث نبوی میں مذکور ہے۔ لیکن ہمارا مطلب یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ میں انہی تین باتوں کے کرنے والے کو مسلمان قرار دیا جائے گا۔ اور حکومت اسلامی کا فرض ہوگا۔ کہ ایسے شخص کو وہ تمام حقوق دلائے۔ جو ایک مسلمان کو حاصل ہوتے ہیں۔

کچھ عرصہ گزرا کہ اہل حدیث کے ایک بڑے عالم مولانا محی الدین صاحب لکھوی نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا۔

"تحقیقاتی عدالت میں کسی عالم دین کو مسلمان کی تعریف کرنا نہیں آئی۔ حالانکہ حدیث کی رو سے مسلمان وہ ہے۔ جو حدیث من صلّی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا پر عامل ہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے تمام علما کو جاہل قرار دیا۔ ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ قادیانیوں کے بارہ میں جناب کا کیا خیال ہے۔ جب کہ وہ اس حدیث پر بھی عامل ہیں؟ مولانا نے فوراً جواب دیا کہ وہ مسلمان ہیں۔" (الاعتصام ۲۶ نومبر ۱۹۵۴ء)

جب جماعت احمدیہ کی طرف سے مولانا محی الدین لکھوی کا یہ بیان بطور دلیل استعمال ہوا تو اہلحدیث بھائیوں کو اس حدیث کا جواب بنانے کی فکر پیدا ہوئی۔ حالانکہ بات نہایت صاف اور واضح تھی۔

اس سے قبل جناب مولانا احمد علی صاحب لاہور اپنے رسالہ "پیغام رسول" میں ہندوستان کے مسلمانوں کی حالت زار کا ذکر کرنے کے بعد لکھ چکے ہیں۔

"ان تمام مصیبتوں اور تباہی خیز اندیشوں اور خطرناک گردابوں میں پھنسنے کے باوجود پھر آپس میں سر پھٹول ہو کر ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکے۔ بریلوی حضرات کا یہ خیال ہو کہ جو فرقہ ہمارے معتقدات واعمال محدثہ کا قائل نہ ہو وہ بے ایمان وکافر ہے —— اور بعض اہلحدیث حضرات کہیں کہ جو تقلید کا نام لے وہ مشرک خواہ حنفی ہو یا شافعی۔ مالکی ہو یا حنبلی —— شیعہ حضرات کہیں کہ جو عشرہ محرم کا ماتم نہ کرے۔ اور خلفائے راشدین پر سب وشتم نہ کرے۔ وہ دشمن اہلبیت۔

برادران اسلام! اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے اندر آپ کا نام ونشان باقی رہے۔ اور ایام اندلس کے خونی منظر کا اعادہ نہ ہو تو آپ کا فرض ہے اندرونی اختلافات سے آنکھیں بند کر لیں اور اس وقت ایک میدان میں سب جمع ہو جائیں اور سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین کے مندرجہ ذیل فرمان واجب الاذعان پر عمل کریں۔ تاکہ بیرونی حملوں اور مصیبتوں سے نجات پالیں۔ جب ہندوستان میں اسلام اعدائے اسلام کے حملوں سے بکلی محفوظ ومامون ہو جائیگا پھر آپس میں نپٹ لیں گے۔

عن انس …… من صلّی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ

حضرت انس سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس شخص نے ہماری نماز ادا کی اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا اور ہماری ذبیحہ کی ہوئی چیز کھائی پس یہ وہ مسلمان ہے جس کی حفاظت کا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ذمہ اٹھایا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے ذمہ کی خیانت نہ کرو۔"

(رسالہ پیغام رسول مصنفہ مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور۔ بحوالہ اخبار المنیر لائل پور، ۷ جون ۱۹۵۵ء)

جناب مولوی احمد علی صاحب کے اس درد بھرے بیان سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے موجودہ دور میں جبکہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ والوں کو ضروریات دین کا منکر قرار دے کر کافر اور خارج از اسلام قرار دے رہا ہے۔ صرف یہی حل ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث من صلّی صلوٰتنا …… الخ کو معیار قرار دے کر ان تمام لوگوں کو مسلمان سمجھا جائے۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور حدیث نبوی میں مندرجہ تینوں امور پر عمل پیرا ہوں۔

اخبار الاعتصام اور المنیر کے اقتباسات کی روشنی میں یہ کہنا درست ہے۔ کہ حدیث نبوی من صلّی صلوٰتنا میں مسلمان کی وہ تعریف کی گئی ہے۔ جو اس زمانہ میں مسلمانوں کے متحد کرنے کا اساسی نقطہ ہے۔ جب تک مسلمان کہلانے والے گروہ اس نقطہ پر جمع نہ ہوں گے۔ تب تک انہیں مسلمان کی کوئی جامع ومانع تعریف نہیں مل سکتی۔ صرف یہی ایک تعریف ہے جو احناف کے نزدیک اہلحدیث کے نزدیک جماعت اسلامی کے نزدیک بلکہ تمام مسلمان کہلانے والے فرقوں کے نزدیک سب مسلمانوں کو جمع کرنے والی ہے۔

اگر اس موقعہ پر مختلف فرقے تعلیمات اسلام اور ضروریات دین کی بحث شروع کر دیں۔ تو ہرگز کسی نتیجہ پر نہیں پہونچ سکتے اور ان کے درمیان کوئی اتحادی نقطہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ قریباً ایک ہزار سال تک تکفیر بازی کے یہ مشغلے جاری رہے۔ اور آجکل پھر زوروں پر ہیں۔ اس ساری مشکل کا حل صرف یہی ہے۔ کہ حقیقی اور عند اللہ مسلمان کے معاملہ کو اللہ تعالےٰ علام الغیوب کے سپرد کر دیا جائے۔ اور ظاہری تنظیم اور مسلمان کہلانے والے فرقوں کے باہمی اتحاد کے لئے اس حدیث نبوی کو اساس ٹھہرایا جائے۔ حالات مجبور کر رہے ہیں کہ کہلانے والے مسلمان آخر کار اسی نقطہ پر جمع ہوں گے۔

اس مسلک کو قبول کرنے کے لئے علماء کے لئے ایک بڑی دقت یہ ہے کہ اگر وہ حدیث نبوی پر عمل کریں۔ اور اس تعریف کو مسلمان کی تعریف قرار دے لیں تو پھر "قادیانی" بھی مسلمان قرار پاتے ہیں۔ اور انہیں بھی مسلم معاشرہ میں مسلمانوں کے پورے حقوق دینے پڑتے ہیں۔ اور یہ بات علماء کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ انہیں یہ منظور ہے کہ حدیث نبوی پر عمل نہ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ تعریف مسلم اسلامی دستور کا جز قرار نہ پائے۔ لیکن انہیں یہ کسی صورت میں منظور نہیں ہے۔ کہ مرزائی مسلمان قرار پا جائیں۔ اور انہیں پاکستان کے دستور میں مسلم معاشرہ میں شمار کر لیا جائے۔ علماء اپنی اس مشکل کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔ کہ وہ حدیث من صلّی صلوٰتنا کو اس موقعہ کے لئے درخور اعتنا نہیں سمجھتے۔ ہمارے سامنے الاعتصام کے فاضل مدیر کا مضمون "حدیث من صلّی صلوٰتنا اور مرزائی" علماء کی متذکرہ بالا مشکل کا پورا مرقع موجود ہے۔ مدیر "الاعتصام" لکھتے ہیں:۔

"سب سے پہلے یہ بات سمجھ لینے کی ہے کہ مختلف آیات واحادیث میں مسلمان کی تعریف موقعہ ومحل کی مناسبت سے مختلف عنوانات سے کی گئی ہے۔ مثلاً کہیں یہ کہا گیا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور کہیں یہ فرمایا گیا ہے کہ مسلمان وہ ہے جو اس چیز کو دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔ جس کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث زیر بحث میں

(باقی دیکھیں صہ پر)

غلبۂ اسلام — اور — ہماری ذمہ داریاں

مکرم مصلح الدین صاحب از مشرقی بنگال

آج سے قریباً نصف صدی قبل جب کہ دنیا تاریکی اور جہالت اور شرک وگناہ کے گرداب میں مبتلا تھی۔ اس وقت رحمت خداوندی جوش میں آئی اور اپنی سنت قدیمہ کے مطابق انسانوں کی ہدایت اور بہبودی کے لئے ایک انسان کو قادیان سے دنیا کا راہبر اور نجات دہندہ بنا کر مبعوث فرمایا — وہ تنہا بے یار و مددگار مگر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کی بے شمار فوجوں کے ساتھ شمع ہدایت لے کر دنیا میں نکلا۔ تاکہ تاریک دلوں کو ہدایت سے منور کرے —— لیکن افسوس بعض نادان انسانوں نے اس آسمانی نشان کو نہ پہچانا۔ اس برگزیدہ انسان کی مخالفت میں ہر قسم کے حربے بروئے کار لائے گئے۔ اس کو تباہ و نابود کرنے کے لئے سر سے چوٹی تک زور لگایا گیا۔ مگر دشمن کے تمام حیلے اور سازشیں خس و خاشاک کی طرح آندھی میں اڑ گئے۔ اس کے برخلاف خدا نے اپنے نیک بندے کو اس کے سہارے اور تسلی کے لئے یوں مخاطب ہوا

"میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا، پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس دل کو فولادی قوت بخشتا ہے اور تب وہ دشمنانِ جماعت کو للکار کر یوں پکارتا ہے۔

"اے لوگو تم یقین سمجھو میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر دم تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے"

تقدیر کے نوشتے پورے ہوئے۔ الٰہی فرشتوں کا نزول لوگوں کے دلوں میں ہوا۔ صحیح فطرت انسان اس الٰہی جماعت میں جوق در جوق شامل ہوتے رہے اور معرفت الٰہی میں وہ کمال ترقی کی کہ آسمان میں امن کے شہزادے کہلائے اور پیغام آسمانی کی اشاعت و تبلیغ کی غرض سے گوناگوں تکالیف برداشت کرتے ہوئے اکناف عالم میں نکل گئے اور وہ جہاد کے شوق میں افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں اور ناقابل گذر جنگلوں سے اور پہاڑوں کو طے کرتے ہوئے چلے گئے اور وہ اس طرح اپنی سچائی کے نور اور دلائل کی رو سے دنیا پر ایسے محیط ہو گئے۔ کہ آج دشمن کی آنکھیں بھی خیرہ ہو رہی ہیں۔ بعض جاہل مولویوں نے خیال کیا کہ یہ جماعت دنیا سے جلد ہی نابود ہو جائیگی مگر ان لوگوں کو کیا معلوم ہے کہ یہ انسانوں کا لگایا ہوا پودا نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا مقدس بیج تھا۔ جس کو خدا تعالیٰ کے روحانی پانی نے سیراب کیا۔ اور جو آج پودا ہی نہیں بلکہ تناور درخت بن چکا ہے۔ جس کی شاخیں اطراف عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور جس کے نیچے بیتاب بھٹکتی ہوئی روحیں چین و آرام کی سانس لے رہی ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤنگا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے۔ جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دیگا۔"

(انوار الاسلام)

ایک اور مقام پر حضور اقدس نے جماعت کی غیر معمولی عظیم الشان ترقی کی بابت فرمایا۔

"مجھے اللہ جلشانہ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملکوں کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا۔ اور مجھے اس نے فرمایا کہ تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

اس قسم کی حضور اقدس کی ہزاروں پیشگوئیاں ہیں جن میں سے بعض روز روشن کی طرح پوری ہو گئیں اور بعض ہو رہی ہیں۔ ہمیں یہ کامل یقین ہے کہ مامور من اللہ کی کہی ہوئی باتیں ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کبھی نہیں ٹل سکتے۔ لیکن اس کے ساتھ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ ہم احمدیت کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ اور کیا ہم نے حقیقی طور پر اپنے اندر صداقت۔ امانت دیانت اور جرأت پیدا کر لی ہے۔ اور کیا ہم اسلام کی تعلیم پر پورے طور پر عمل پیرا ہو گئے ہیں۔ کیا ہم دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ اگر ہم حقیقی طور پر اور سچے دل سے اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو اسلام کی فتح کے دن بہت قریب آ جائیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں۔

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اسی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک محنت و جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اسکے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے؟ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا ——"

(فتح اسلام)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب احمدی بھائیوں کو جماعت کی ترقی کے لئے خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تاریخ عالم کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جب بھی کوئی قوم اٹھی ہے اور جس نے حقیقی طور پر دنیا میں ترقی حاصل کی ہے۔ وہ ایک نبی کے ذریعہ ہی ہی ہے۔ وہ قوم دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیتی ہے اور باوجود ہر قسم کی مخالفت کے دنیا میں حیرت انگیز طور پر ترقی کر جاتی ہے۔ اور وہ دنیا پر یقینی طور پر غالب ہو جاتی ہیں۔ وہ غلبہ جلد ہو یا دیر سے ہو۔ کامیابی و کامرانی الٰہی جماعت کے قدم چوما کرتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي

یعنی خدا تعالیٰ نے ازل سے ہی اپنے نوشتہ میں لکھ رکھا ہے کہ دنیا میں اللہ اور اس کا رسول ہی غالب رہیں گے۔ اس اصول کے مطابق جب ہم گذشتہ کسی مقدس نبی کی زندگی کا مطالعہ کریں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نبی ہر قسم کے بے سروسامانی کے باوجود اپنے دشمنوں پر غالب رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی چونکہ موجودہ زمانہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آئے ہیں۔ اسلئے ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا وعدہ بھی آپ کے ساتھ ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بھی آپ کی فتح و کامیابی کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ اس کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت و برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک جو اسکو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے، نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک قیامت آ جائے گی۔ ...."

ایک دوسری جگہ خدا تعالیٰ نے آپ سے مخاطب ہو کر یوں فرمایا۔

"تو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائے گا۔ اور انجام تیرے لئے ہو گا۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید، تیری عظمت اور تیری کمالیت پھیلا دے۔ خدا تعالیٰ تیرے چہرے کو ظاہر کر دے گا اور تیرے سایہ کو لمبا کر دے گا.... میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔ اور تیری محبت دلوں میں ڈال دونگا جعلناک المسیح ابن مریم۔ (کہ ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے میں عیسیٰ کے قدموں پر آیا ہوں۔"

"صحابہ کرامؓ مجددین اور آئمہ اسلام مکمل مسلمان نہ تھے" (مودودی)

جناب عبدالرشید عراقی سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

(۲)

یہاں تک تو مولوی مودودی صاحب نے صحابہ کرامؓ کے نام لے کر ان کی غلطیاں بیان کی ہیں۔ اب آگے دیکھئے کہ عام جماعت صحابہ کرامؓ کے بارے میں کیا کیا گوہر افشانی کرتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برسوں کی تعلیم وتربیت کے بعد جب رسول اللہ ان کو میدانِ جنگ میں لائے اور باوجودیکہ ان کی ذہنیت میں انقلاب عظیم برپا ہوچکا تھا۔ مگر پھر بھی اسلام کی ابتدائی لڑائیوں میں صحابہ کرام جہاد فی سبیل اللہ کی اصل سپرٹ کو سمجھنے میں بار بار غلطیاں کر جاتے تھے۔" (ترجمان القرآن جلد ۱۲ عدد ۱ صفحہ ۲۹۱)

اس کے بعد صحابہ کرامؓ کو خود غرض بتاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی کم علمی کا ایک اور ثبوت بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"ثقیفہ بنی ساعدہ میں جب خلافت کا مسئلہ پیش ہوتا ہے۔ مہاجرین وانصار میں جماعتی کشمکش شروع ہو جاتی ہے۔ ایک گروہ اس خیال میں ہے۔ کہ یہ سلطنت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوتِ بازو سے قائم کی ہے۔ لہٰذا آپ کے قرابتداروں کے سوا وراثت اور جانشینی کا حق کسی کو نہیں پہنچتا۔ دوسرا گروہ گردن موڑ کر عرب کے میدانوں اور صحراؤں کو دیکھتا ہے، تو قریب قریب ہر جگہ اسے اپنے ہی نونہال اور جگر گوشوں کا مزار نظر آتا ہے۔ ہر سمت اپنے ہی خون کی لالی دکھائی دیتی ہے۔ اس وقت وہ اسلامی تصور صلاحیت واستحقاق سے بیگانہ ہو کر اپنی قربانیوں کا معاوضہ چاہتا ہے۔ آخر کار رفع نزاع کی خاطر انصار بول اٹھتے ہیں۔ کہ منا امیر ومنکم امیر۔ یعنی ایک امیر ہم میں ہو۔ اور ایک امیر تم میں ہو۔ اندازہ کرو اس قرآنی تصور خلافت کی بلندی کا۔ ایسے ارباب بصیرت اور اخلاص پسند انسانوں کی مہم بھی تھوڑی دیر کے لئے وہاں تک پہنچنے سے قاصر رہ جاتی ہے۔"

تاریخی اعتبار سے یہ بالکل غلط ہے۔ کہ ثقیفہ بنی ساعدہ میں وراثت کا سوال اٹھا ہو۔ وہاں جو کچھ اختلاف تھا۔ وہ مہاجرین اور انصار ہونے کی حیثیت سے تھا۔ اور کچھ نہیں تھا۔ آپ کو یہاں تک پڑھنے کے بعد معلوم ہونا چاہیئے اور معلوم ہوگا۔ کہ مولوی مودودی صاحب کہتے ہیں کہ اسلام کا معیار اتنا بلند ہے۔ کہ عام صحابہ کرامؓ کا تو ذکر ہی کیا۔ اجل صحابہ کرامؓ اور خلفائے راشدینؓ جیسی جلیل القدر ہستیاں بھی بعض اوقات اسے نہیں سمجھ سکتی تھیں۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے لے کر شاہ اسماعیل شہیدؒ تک جتنے مجددین گزرے ہیں۔ وہ سب جزوی مجدد تھے۔

مولوی مودودی صاحب یہاں ہی دم نہیں لیتے اس سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اور یہاں تک بڑھتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچتے ہیں۔ اور آپ کی کامیابی کی وجہ عجیب سی قرار دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں:۔

"اس کی وجہ یہی تو تھی۔ کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا تھا۔ جس کے اندر کیرکٹر کی زبردست طاقت موجود تھی۔ اگر خدانخواستہ آپ کو بودے۔ کم ہمت۔ ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی۔ تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے۔"

(تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں صفحہ ۱۷)

یہ نظریہ جو مودودی صاحب نے پیش کیا ہے۔ بالکل ایچ جی ویلز سے مستعار لیا ہے۔ جو پیغمبر اسلام کا زبردست دشمن تھا۔ وہ اپنی کتاب دنیا کی مختصر تاریخ کے صفحہ ۱۷۱ پر یہی نظریہ پیش کرتا ہے۔ جو مودودی صاحب نے پیش کیا ہے

بہرحال میں اس مضمون کو یہاں ختم کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولوی مودودی صاحب کو ہدایت دے۔ اور سیدھے راستہ پر لائے، اور ان کے دامِ تزویر سے مسلمانوں کو بچائے۔ آمین

نوائے پاکستان کا نوٹ

مودودی صاحب نے سرورِ کائنات فخر موجودات۔ خیر الرسل۔ سید المرسلین اور خاتم النبیین (بابانا وامہاتنا) کے متعلق متذکرہ صدر خیالات کا اظہار کرکے اتنی بڑی جسارت سے کام لیا ہے۔ جس کے بارے میں ہم سردست اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ؎

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھئے
ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہئے

یورپ کے غیر مسلم مورخ جن کو حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر وتنقیص منظور ہوتی ہے اور جن کا فکر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ اس قسم کی ٹامک ٹوئیاں مارنے کے عادی ہیں۔ لیکن مسلمان عارفین اس حقیقت سے آگاہ ہیں۔ اور عوام پختہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کی وجہ یہ نہیں تھی۔ کہ انہیں اتفاق سے بہترین انسانی مواد مل گیا تھا۔ بلکہ یہ آپ ہی کے فیضان نظر کا اثر تھا۔ کہ عرب کے بدو جو ارذل الخلائق تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان صحبت سے ایسے بہترین انسانی مواد بن گئے۔ جن کی نظیر پیش کرنے سے نوعِ انسانی کی تاریخ قاصر ہے۔

ائمہ دین۔ مجددین اسلام اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں مودودی صاحب نے جو عیب چینیاں کی ہیں۔ وہ صرف ان کی جہالت کا نتیجہ نہیں بلکہ ان کے اس اندازِ فکر کا نتیجہ ہیں۔ کہ مجھ سے زیادہ اسلام کی روح کو جاننے والا اور اخذ کرنے والا چودہ سو سال میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔

(مدیر)

(نوائے پاکستان مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۵۵ء)

"ایک عالی قدر بزرگ جس کے چہرے پر روحانی طمانینت اور بزرگی چھائی ہوئی ہے" (ٹائمز آف انڈیا)

(از محمد عبدالحق صاحب امرتسری گنج مغل پورہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تصویر گذشتہ دنوں الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ ہالینڈ میں اپنے روحانی فرزندوں کی ایک مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ اس مجلس کو دیکھ کر آج سے تیس سال قبل کی ایک مجلس کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ جبکہ حضرت المصلح الموعود مذاہب کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ تو مغربی اقوام کے سامنے جب آپ نے اسلام کی دلکش تعلیم پیش کی تو وہاں کے اخبارات نے حضرت فضل عمر کے متعلق بعض نوٹ شائع کئے۔ جو اگرچہ مختصر ہیں۔ لیکن نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ ایک اخبار نے حضرت اقدس کی مجلس کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ نہایت ہی دلکش ہے۔ لکھا ہے:۔

"(حضرت) خلیفۃ المسیح کی مجلس کا نظارہ جبکہ وہ اپنے مکان ولیسٹ اینڈ کے ملاقاتی کمرہ میں ہوں۔ (حضرت) عمر کے وقت کی یاد دلاتا ہے۔ ہز ہولی نس جو کہ مسلمانوں کی بہت بڑی جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ زندہ مذہب کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے لنڈن تشریف لائے ہیں۔ لنڈن کے مکان کے ملاقاتی کمرہ میں یہ مشرقی فلاسفر ایک فرش پر بچھے ہوئے نماز پڑھنے کے قالین پر اپنے اخلاص مند پیروؤں کے ساتھ جو کہ اس کے اردگرد مؤدبانہ طور پر بیٹھے ہیں۔ اس طرح تعلیم دیتا ہے۔ جس طرح کہ آج سے ہزار سال پہلے پیغمبر اور ائمہ اسلام دیتے تھے۔ ایک عالی قدر صوفی کی حکیمانہ دانشمندی کے ساتھ وہ اپنے حواریوں کے سوالات کے جواب دیتا ہے۔ اس کے خوبصورت اور زیتونی رنگ کے چہرہ پر روحانی طمانینت اور تسکین چھائی ہوئی ہے۔"

(بحوالہ ٹائیمز آف انڈیا ۲۸ ستمبر ۱۹۲۴ء)

حضور ایدہ اللہ الودود تیس سال بعد دوبارہ یورپ میں تشریف لے گئے ہیں۔ اور حضور باوجود بیمار ہونے کے وہاں اشاعت اسلام کے لئے بھی کوشاں ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں آپ نے مبلغین اسلام کی ایک کانفرنس بلائی ہے۔ اس لئے ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز مغربی اقوام میں اسلام کو پھیلانے کے سامان بہم پہنچائے۔ تاکہ وہ اقوام اس عظیم الشان شخصیت سے کما حقہ، روحانی علوم حاصل کر سکیں۔

احمدیہ جماعت کے لئے سردھڑ کی بازی لگانے کا وقت آگیا

"خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے۔ جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور کامیاب اختتام تک پہنچانا ہے۔

اب کسی ایک ملک یا دو ملکوں کا سوال نہیں۔ اب کسی ایک مبلغ یا دو مبلغوں کا سوال نہیں۔ اب سردھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے۔ یا کفر جیتے گا اور ہم مریں گے۔ یا کفر مرے گا اور ہم جیتیں گے۔ درمیان میں اب بات نہیں رہ سکتی۔" (خطبہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء)

تحریک جدید کی قربانیاں اسی مقصد کے لئے آپ کو بلا رہی ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۲۲ تا ۲۴ جولائی لنڈن میں مجلس مشاورت منعقد فرما رہے ہیں۔ تا بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغِ احمدیت کو وسیع سے وسیع تر کردیا جائے۔ اور یہ تو واضح بات ہے۔ کہ وسعتِ تبلیغ احمدیہ جماعت کے ہر فرد اور ہر عورت پر ذمہ داری عاید کر رہی ہے۔ اور اسے پابند کر رہی ہے۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کے لئے اپنا تن۔ من اور دھن قربان کر دے۔ تا اللہ تعالےٰ کے حضور وہ سرخرو ہو جائے۔

تحریک جدید کے وہ جان نثار جو انیس سال تک متواتر دیتے رہے۔ اور ان کو السابقون الاولون کا مقام حاصل ہے۔ ان میں سے جن کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ وہ جلد سے جلد ادا کرکے اپنا نام درج فہرست کروالیں۔ اور ان کا یہ بقایا بھی بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام کے لئے وقف ہے۔ پس جہاں ہر مرد وعورت کو اپنا وعدہ اسی ماہ ادا کرنا ضروری ہے۔ وہاں انیس سالہ حساب کے بقائے اور بھی زیادہ سے زیادہ اگست ۱۹۵۵ء کے پہلے عشرہ تک صاف کرنے ضروری ہیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں وغیرہ

(از مورخہ ۲۸ ۴/۵۵ تا مورخہ ۷ ۶/۵۵)

(از مکرم مرزا عبدالعزیز احمد صاحب ایم۔ اے۔ انچارج دفتر حفاظت مرکز)

گذشتہ اعلان کے بعد دفتر ہذا میں جو رقوم چندہ امداد درویشاں اور صدقہ حضرت صاحب اور فدیہ رمضان اور صدقہ عام وغیرہ وغیرہ کے تعلق میں موصول ہوئی ہیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ یہ تمام رقوم اپنی اپنی جگہ پر خرچ ہو چکی ہیں۔ اور گذشتہ دنوں کام کی زیادتی کی وجہ سے ان کا اعلان ساتھ کے ساتھ نہیں ہو سکا۔ اس لئے اب ان تمام رقوم کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا حافظ و ناصر ہو جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب حاصل کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا عبدالعزیز احمد ایم اے انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ

(۱) چودھری مسعود احمد صاحب باجوہ اوکاڑہ از طرف ہمشیرہ مسعودہ بیگم صاحبہ (فدیہ رمضان) ۲۰-۰-۰

(۲) ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ منجانب طلبہ سکول مذکور (صدقہ حضرت صاحب) ۲۲-۰-۰

(۳) نصیر احمد صاحب پوسٹل کلرک منٹگمری منجانب والدہ صاحبہ خود (فدیہ رمضان) ۱۵-۰-۰

(۴) حافظ عبداللطیف صاحب پسر حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ (صدقہ حضرت صاحب) ۵-۰-۰

(۵) سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر ربوہ (فدیہ رمضان) ۲۰-۰-۰

(۶) محمد اسمٰعیل صاحب چمن بلوچستان (نظرانہ و صدقہ) ۱۵-۰-۰

(۷) عبدالستار صاحب بذریعہ مولوی نور محمد صاحب پنشنر اوورسیر علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۱۵-۰-۰

(۸) سعیدہ بیگم صاحبہ دختر چودھری شفیع احمد صاحب کھچی کنری سندھ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۵-۰-۰

(۹) ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک گوجرانوالہ (فدیہ رمضان) ۱۲-۰-۰

(۱۰) چودھری فیض احمد صاحب چک ۲۲/۷ ضلع منٹگمری (نذرانہ برائے سفر یورپ) ۳۰-۰-۰

(۱۱) قاضی عبدالرحمٰن صاحب نظارت علیا ربوہ منجانب کارکنان صدر انجمن احمدیہ ربوہ (صدقہ حضرت صاحب) ۲-۱۲-۰

(۱۲) بیگم پیر صلاح الدین صاحب پی۔ سی۔ ایس مظفر گڑھ (فدیہ رمضان) ۳۱-۰-۰

(۱۳) مرزا مجید احمد صاحب پسر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب 〃 ۲۵-۰-۰

(۱۴) بیگم کلاں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۲۵-۰-۰

(۱۵) نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ (فدیہ رمضان) ۲۵-۰-۰

(۱۶) عبدالکریم خانصاحب بی۔ اے سول سیکرٹریٹ لاہور (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۵-۰-۰

(۱۷) والدہ صاحبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ربوہ (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۱۸) ڈاکٹر حسن محمد شاہ صاحب جیکب آباد سندھ (سفر یورپ) ۴۰-۰-۰

(۱۹) اہلیہ صاحبہ عبدالحکیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۲۵-۰-۰

(۲۰) شیخ مسعود احمد رشید صاحب ایگزیکٹو انجینئر لاہور (صدقہ عام) ۲۵-۰-۰

(۲۱) ڈاکٹر سلیم اختر صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس جہلم (فدیہ رمضان) ۲۵-۰-۰

(۲۲) والدہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۱۵-۰-۰

(۲۳) چودھری مادولی صاحب ٹمو نیشنر لائن کراچی 〃 ۲۵-۰-۰

(۲۴) ظہور الدین بٹ صاحب وکیل گوجر خان (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۲۵) نہیدہ بیگم صاحبہ میجر عبداللطیف صاحب ڈرگ روڈ کراچی (امداد درویشاں) ۲۰-۰-۰

(۲۶) 〃 〃 〃 〃 (صدقہ عام) ۱۰-۰-۰

(۲۷) والدہ صاحبہ 〃 〃 (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

(۲۸) اہلیہ صاحبہ محمد اسماعیل صاحب چمن بلوچستان معرفت ایم اے مرزا اینڈ سنز چمن (فدیہ رمضان) ۲۰-۰-۰

(۲۹) حکیم عبدالعزیز صاحب فیروز پوری لاہور معہ خاندان (چندہ تحریک جدید دفتر دوم) (جو داخل خزانہ کرایا گیا) ۷۳-۲-۰

(۳۰) میر محمد عبداللہ صاحب گڑ منڈی گجرات (فدیہ رمضان) ۱۰-۰-۰

(۳۱) بیگم کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب الریاض لاہور (صدقہ) ۲۰-۰-۰

(۳۲) خان عبدالمجید خانصاحب آف زیدہ سرحد (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۳۳) بشیر احمد شاہ صاحب چک ۲۴۷ گ ب لائلپور (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

(۳۴) شیخ عبدالقدیر صاحب دارالبرکات لائلپور (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اور اس کیلئے مشورہ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ :-

" انصار اللہ بھی سالانہ جلسہ کیا کریں۔ لیکن ان کے جلسہ کا انتظام اور قسم کا ہوگا۔ خدام کے اجتماع میں تو کھیلوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ لیکن انصار کے اجتماع میں درس القرآن کی طرف زیادہ توجہ دی جائے اور زیادہ وقت تعلیم و تدریس پر صرف کیا جائے "

(ملخص تقریر حضرت امیر المومنین مندرجہ اخبار الفضل ۹ر فروری ۱۹۵۵ء)

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں انشاء اللہ آئندہ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع کیا جاتا ہے اور کیا جایا کرے گا۔ اس ضمن میں اراکین و عہدہ داران انصار سے درخواست ہے کہ انصار کے سالانہ اجتماع کے متعلق مجھے مندرجہ ذیل امور کے بارے میں جلد مشورہ دیں تاکہ کوئی مناسب حال پروگرام اور اس کے انتظام کے متعلق غور کیا جائے اور انصار کی مشاورت کمیٹی کے لئے ایجنڈا تیار کیا جا سکے۔

امور مشورہ طلب یہ ہیں

(۱) انصار اللہ کا سالانہ اجتماع کس موقع پر کیا جائے۔ بوقت اجتماع خدام الاحمدیہ یا جلسہ سالانہ یا مشاورت کے ایام میں یا کسی اور وقت؟ لیکن اس مشورہ میں ملازمین اور زمینداروں کی سہولت کو مدنظر رکھا جائے (۲) انصار کا سالانہ اجتماع کتنے دن ہو؟ (۳) درس قرآن کریم۔ درس و تدریس کے متعلق موضوع یا مخصوص مضامین کے بارے میں کوئی مفید مشورہ۔

نوٹ :- زعماء صاحبان انصار۔ انصار کی جلد میٹنگ کر کے ان کی رائے لے کر مشورہ بھجوا دیں۔

صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

داخلہ انجنیئرنگ سکول رسول اوورسیر کلاس و سرویئر کلاس

درخواستوں کے لئے آخری تاریخ ۱۲-۷-۵۵ء۔ درخواست وصال پیش ہو یا بصیغہ رجسٹری پرنسپل صاحب کو ارسال ہو۔ میڈیکل سرٹیفکیٹ شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔ پراسپکٹس مینجر پنجاب گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے قیمتاً ملتا ہے۔ نقد قیمت سے بائنی آرڈر بھیجئے۔ وی۔ پی نہیں کیا جاتا (رسول لاہور)

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد میاں سلطان احمد صاحب کو ایک لمبا عرصہ سے قادیان میں بحیثیت درویش مقیم ہیں۔ پچھلے دنوں مسجد کی سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں اور ابھی تک زیر علاج ہیں۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت سے مخلصانہ دعا کی درخواست ہے۔ منیر احمد ازربوہ

(۲) میرے نانا جان ملک محمد افضل صاحب ٹھیکیدار گوجرانوالہ والے آجکل بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی جلد از جلد کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مسعود احمد)

(۳) میرا لڑکا اسلام احمد طالب علم جامعہ نہم ربوہ بعارضہ دماغی نقص مینٹل ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (شیخ سبحان علی محلہ گڑھا لاہور)

(۳۵) بیگم صاحبہ چودھری مقبول احمد صاحب ڈسٹرکٹ انجنیئر شیخوپورہ (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

(۳۶) محمد ہاشم خانصاحب درانی ڈب تحصیل چارسدہ سرحد 〃 ۱۵-۰-۰

(۳۷) عبدالرشید صاحب محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ 〃 ۱۵-۰-۰

(۳۸) سید غلام حسین شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جہلم (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۲-۸-۰

(۳۹) خان بی بی صاحبہ والدہ چودھری ناظر علی خانصاحب چک ۳۵ لائلپور (صدقہ حضرت صاحب) ۵-۰-۰

(۴۰) منشی برکت علی صاحب لائق جڑانوالہ ضلع لائلپور (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

(۴۱) چودھری مبشر احمد صاحب جمبڑ سندھ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

(۴۲) لالہ صاحب میجر عبداللطیف صاحب ڈرگ روڈ کراچی (فدیہ رمضان) ۳۰-۰-۰

(۴۳) محمد دین صاحب ولد نتھو فریدپور ملتان (سفر یورپ) ۳۳-۰-۰

(۴۴) شیخ محمد خورشید صاحب سٹینو ڈی۔ سی۔ ٹی۔ ایس (این ڈبلیو آر) ملتان (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

(۴۵) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (نذرانہ برائے درویشاں) ۵-۰-۰

(باقی)

صنعتی ترقی کے لئے پاکستان کو مزید فنی امداد دی جائیگی

لاہور ۲۱ جولائی۔ پاکستان میں برطانیہ کے ہائی کمشنر سر الیگزانڈر سائمن نے علاقائی دفتر روزگار کے معائنہ کے دوران اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ پاکستان میں صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے مزید فنی امداد حاصل ہو جائیگی۔ انہوں نے دفتر کے عملے اور دیگر اشخاص جو بسلسلہ روزگار وہاں جمع تھے۔ خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا۔ کہ پاکستان جیسے ملک میں ایکسچینج کے منظم مراکز کا ایک سلسلہ ہونا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ یہاں حکومت کو جو دشوار مسائل درپیش ہیں۔ بے روزگاری بھی انہی میں سے ایک ہے۔ علاوہ برایں ایمپلائمنٹ ایکسچینج پاکستان کی آئندہ صنعتی ترقی میں بھی نہایت اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ موصوف نے ایکسچینج کے عملہ کو بالوضاحت بتایا۔ کہ اس کا کام انتہائی طور پر مبلغانہ نوعیت کا ہے۔ اور اسے مبلغوں کی جرأت اور گرمجوشی کے ساتھ ہی اپنے ملک کی خدمت انجام دینی چاہیئے۔

حکومت برطانیہ نے کولمبو پلان کے تحت دفاتر روزگار کو جو فنی امداد دی ہے۔ جس سے وہ بہت قریبی تعلق رکھتے تھے اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ پاکستان میں صنعتی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے مزید فنی امداد حاصل ہو جائیگی۔ سر الیگزانڈر نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ دفتر روزگار کے کتب خانے کے لئے مسائل محنت سے متعلق اور دیگر متعلقہ موضوعات پر کتابیں جرائد و رسائل مہیا کرنے کا انتظام بھی کریں گے۔

ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کے انسداد کی تحریک کو تیز تر کر دیا گیا

لاہور ۲۱ جولائی۔ محکمہ خوراک کے شعبہ تعمیل نے ضروری اشیاء کی سمگلنگ۔ ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کے انسداد کی تحریک کو تیز تر کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں گیہوں۔ چینی۔ سگریٹ۔ کپڑا وغیرہ خاص طور پر زیر نظر ہیں۔ گذشتہ تین مہینے میں مذکورہ محکمے نے صوبے بھر میں سمگلنگ چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کی ۴۰ وارداتوں کا کھوج لگایا ہے۔ درآمد شدہ کپڑے کے ناجائز بیوپار کی دو وارداتوں کا مقبوضہ کشمیر میں بھی پتہ چلا ہے۔ مجرموں کے خلاف مقدمات کا اندراج ہو گیا ہے۔ اور پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

بہار کے پانچ اضلاع میں سیلاب

نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ بہار کے پانچ اضلاع کا بارہ سو مربع میل سے زیادہ کا علاقہ سیلاب سے جھیل میں تبدیل ہو گیا ہے۔ گذشتہ چند روز کی مسلسل شدید بارش کی وجہ سے تمام چھوٹے اور بڑے دریاؤں کا پانی چڑھ گیا ہے۔ ڈبرو گڑھ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سیلاب سے تقریباً دس لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ شمار سا

پاکستان میں انسداد تپدق کا پروگرام

پچپن لاکھ سے زیادہ آدمیوں کو بی سی جی کے ٹیکے لگائے گئے

کراچی ۲۱ جولائی۔ حکومت پاکستان پورے ملک میں انسداد تپ دق کے پروگرام پر عمل کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف طبقوں یعنی سرکاری افسروں اسکول کے طلباء مہاجرین اور کارخانہ کے مزدوروں کا ریڈیو گرافی کے ذریعہ معائنہ کیا گیا۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ کن اشخاص میں اس مرض کا اثر موجود ہے۔ گذشتہ چند برسوں میں بی۔سی۔جی کے ٹیکے لگانے کے سلسلہ میں ۱۳ کروڑ نوے لاکھ سے زیادہ آدمیوں کا معائنہ کیا گیا۔ اور تقریباً ۵۵ لاکھ سے زیادہ آدمیوں کو بی سی جی کے ٹیکے لگائے گئے۔ اس سے اس مرض کے بارے میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بہرحال یہ بات خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کہ جو ٹیکے استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ پاکستان میں تیار ہوتے ہیں۔ انسداد تپدق کے مرکزوں سے ملحقہ تربیت یافتہ ہیلتھ وزیٹروں کی ایک جماعت معاشرتی و اقتصادی حالات کا بھی مطالعہ کر رہی ہے۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ دق کی بیماری پھیلنے میں اس کا کتنا حصہ ہے۔ یعنی ایسے مریضوں کا بھی پتہ لگا۔ جن کے متعلق یہ گمان بھی نہ تھا۔ کہ وہ دق میں مبتلا ہیں۔ حکومت ان دو ابتدائی تنظیموں کے ذریعہ پورے ملک میں تپدق کے مرکز قائم کرنے کے متعلق غور کر رہی ہے۔ ایک مرکز مذکورہ اصولوں پر لاہور میں قائم ہو چکا ہے۔ اور دوسرے علاقوں میں چند مرکز بھی کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹروں اور دیگر طبی سہولتوں کی زبردست قلت کے باوجود حکومت یونیسکو اور عالمی ادارہ صحت کے اشتراک عمل سے کراچی اور ڈھاکہ میں تپدق کے انسداد اور تربیت کے دو ادارے قائم کئے ہیں۔ ان مراکز میں ضروری عملہ اور ساز و سامان موجود ہے۔ اور ان میں انسدادی اور اصلاحی دونوں شعبوں میں انسداد تپ دق کے متعلق جدید سہولتیں مہیا ہیں۔ امراض کی تشخیص جدید طریقوں سے کی جاتی ہے۔ اور جدید ترین علاج کیا جاتا ہے۔ ان مرکزوں میں ڈاکٹروں نرسوں اور دیگر فنی آدمیوں کو تربیت بھی دی جاتی ہے۔

ڈبرو گڑھ۔ مونگھیر۔ بھاگل پور اور مظفر گڑھ کے اضلاع زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ متعدد سڑکیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔

تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے مجاہدین کی کامیاب مساعی کا اعتراف

اوکاڑہ میں احراری لیڈر محمد علی جالندھری کی تقریر

اوکاڑہ ۲۲ جولائی۔ گذشتہ شب رضوی چوک میں انجمن تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے زیر اہتمام مولوی حبیب الرحمٰن خطیب جامعہ مسجد گول چوک کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں مشہور احراری لیڈر مولوی محمد علی جالندھری نے قادیانیوں کی بیرونی ممالک میں تبلیغی سرگرمیوں کا اعتراف کرتے ہوئے مسلمانوں کو بھی دین کی تبلیغ کے لئے ایک نظام بنانے پر زور دیا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک امریکی رسالہ "نجلا" میں شائع شدہ مضمون کا بھی ذکر کیا۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح وہاں کئی ہزار پر مشتمل عیسائی آبادی کے ایک شہر میں قادیانی تبلیغی دن رات تبلیغی کام کر رہے ہیں۔ (ملت)

مشرقی بنگال کے دیہات میں پانچ ہزار سکول کھولے جائیں گے

ڈھاکہ ۲۱ جولائی۔ مشرقی بنگال کی وزارت تعلیم نے صوبے میں چھ ہزار نئے ماڈل اسکول کھولنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ان میں پانچ ہزار سکول دیہاتی علاقہ میں کھولے جائیں گے۔

مشرقی بنگال کی حکومت اس سکیم کو مرکزی حکومت کی منظوری کے لئے پیش کرے گی۔ یہ سکیم قومی ترقی کے پانچ سالہ منصوبے کا ایک حصہ ہوگی۔

پاکستان اور برما کی تجارت میں اضافہ

ڈھاکہ ۲۱ جولائی۔ برما میں پاکستانی سفیر مسٹر خلیل الرحمٰن نے کہا ہے کہ پاکستان اور برما کے درمیان سمندری جہازوں کی آمد و رفت بڑھنے سے دونوں ملکوں کے درمیان تجارت بڑھ جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ برما کی سوادیہ کی جہاز ران کمپنیوں کو اس بات پر آمادہ کر لیا گیا ہے کہ ان کے جہاز برما آتے ہوئے پاکستانی بندرگاہوں میں بھی ٹھہرا کریں۔

پاکستان کا آئین جلد مکمل ہو جائیگا

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ بنگلور میں ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر غضنفر علی خاں نے کہا کہ وہ وقت دور نہیں جبکہ پاکستان اپنا آئین مکمل کرے گا۔ اور عوام کے نمائندوں کے انتخاب کے بعد پاکستان میں صحیح طور پر جمہوریت کا دور دورہ ہوگا۔

وزیر اعظم پاکستان اور دوسرے لیڈر بغیر کسی تاخیر کے آئین بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اس کے بعد جلد ہی عام انتخاب ہو لیں گے۔

انہوں نے کہا دونوں ملکوں کے عوام آپس میں دوستانہ تعلقات کے متمنی ہیں۔

اسلام کے متعلق سوویٹ یونین کا رویہ معاندانہ ہے

سوویٹ انسائیکلوپیڈیا میں قرآن مجید اور اسلامی عقائد کی توہین

لنڈن ۲۱ جولائی اسلام کے بارے میں سوویٹ یونین کا سرکاری نقطہ نظر اب بھی یہی ہے کہ اسلام ایک ایسے رجعت پسند افکار سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا جس کو عوام کا استحصال کرنے والے طبقوں نے ترقی دی اور اسے برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

نیو لارج سوویٹ انسائیکلوپیڈیا کی جلد نمبر ۱۸ میں مشرق وسطےٰ کے عوام کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں ان کے عقائد کے ضمن میں مذکورہ بالا بات کہی گئی ہے۔

اس انسائیکلوپیڈیا کی جلد ۱۸ میں اسلام پر ایک مضمون موجود ہے جس میں اسلام کے بارے میں کریملن کے بنیادی نقطہ نظر کو بیان کیا گیا ہے۔ اسی جلد میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک مضمون بھی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آج تک ان کی جتنی بھی سوانح عمریاں شائع ہوئی ہیں وہ سب قرآن کی افسانوی معلومات پر مبنی ہیں جن کو اسلام کے رجعت پسند طلباء نے بلا ثبوت درست تسلیم کر لیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ اسلام کی ابتداء عربوں میں ایک طبقہ واری معاشرے کے استحکام کا نتیجہ تھی۔

انسائیکلوپیڈیا کی جلد ۲۲ میں مسلمانوں کی بنیادی کتاب قرآن کو مذہبی غیر استدلالی مابعد الطبیعاتی اور افسانوی مواد کا مجموعہ قرار دیا گیا ہے مقالے میں قرآن کو ایسی باتوں کا مجموعہ بیان کیا گیا ہے جن میں سے بعض (حضرت) محمد (صلعم) سے پہلے کی ہیں۔ اور بعض ان کی وفات کے بعد اضافہ کی گئی ہیں۔

اشتراکی نظام کے تحت سوویٹ انسائیکلوپیڈیا کو سوویٹ وسطی ایشیا کی تمام لائبریریوں میں رکھا جائے گا۔ جہاں کی آبادی کی اکثریت مسلمان ہے۔

لاہور ۲۱ جولائی۔ گورنر پنجاب نے محکمہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوراً تیس ہزار ایکڑ اراضی حاصل کرے۔ اراضی مذکورہ اضلاع میانوالی، اور مظفر گڑھ کے بھکر۔ لیہ اور کوٹ ادو میں واقع ہے اور غیر مسلم کی متروکہ ہے۔ گورنر پنجاب نے یہ ہدایت تھل ڈویلپمنٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء دفعہ ۳۰ کے سب سیکشن ۱ کے تحت دی ہے۔

عبدالغفار خاں ایک یونٹ کے متعلق اپنے موقف پر نظرثانی کرنے پر آمادہ ہوگئے

پشاور ۲۲ر جولائی۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ ڈاکٹر خان صاحب نے طویل مذاکرات کے بعد خان عبدالغفار خاں کو اس بات پر آمادہ کرلیا ہے۔ کہ وہ مجوزہ وحدتِ مغربی پاکستان کے بارے میں اپنے موقف اور نظریات پر نظرثانی کریں۔ مغربی پاکستان کے نامزد وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے سرخپوشوں کے اس خدشے کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ کہ وحدت میں سرحد کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہوگی۔ اور اس طرح اس صوبے کے عوام مستقبل میں ترقی نہیں کرسکیں گے۔ ڈاکٹر خان صاحب نے گذشتہ چند دنوں میں نہ صرف سرخ پوش کارکنوں بلکہ مسلم لیگ اور عوامی لیگ کے بعض رہنماؤں سے بھی اس موضوع پر بات چیت کی۔ اور ایک یونٹ کے مختلف مسائل زیر بحث آئے۔

مقامی سیاسی حلقے ڈاکٹر خان صاحب کی سرگرمیوں کو بنظر استحسان دیکھ رہے ہیں۔ اور قیاس یہی ہے کہ وہ اپنے مشن میں کافی حد تک کامیاب ہوچکے ہیں۔

سردار عبدالرشید سرحد مسلم لیگ کی صدارت سے مستعفی ہوگئے

پشاور ۲۲ر جولائی۔ سرحد صوبائی مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری مسٹر ایم آر کیانی نے کل ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید نے سرحد مسلم لیگ کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

سرحد کے اخبارات پر سے پابندیاں اٹھالی گئیں

پشاور ۲۲ر جولائی۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار بہادر خاں نے صوبہ میں بعض اخبارات پر سے پابندی اٹھالی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ صوبہ میں ہر شخص میری حکومت سے انصاف کی توقع کرسکتا ہے۔ اور یہ اقدام اسی سلسلہ میں اٹھایا گیا ہے۔ سردار بہادر خاں نے امید ظاہر کی۔ کہ قومی کام میں اخبارات ان سے تعاون کریں گے۔ سردار بہادر خاں پشاور سے کوئٹہ روانہ ہوگئے۔ جہاں سے وہ منگل کے روز واپس آئیں گے۔

والئ سوات دستوریہ کے رکن منتخب ہوگئے

پشاور ۲۲ر جولائی۔ اعزازی میجر جنرل محمد عبدالحق جہاں زیب والئ سوات سرحد کی چار ریاستوں۔ چترال۔ سوات۔ امب اور دیر سے مرکزی دستور ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوگئے۔

"الاعتصام" کے اعتراضات کا جواب

(بقیہ صفحہ ۳)

بھی معاملہ کی نوعیت یہی ہے۔ اس قسم کی احادیث کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ مسلمان کی کوئی منطقی تعریف ان میں کی گئی ہے۔ یا کوئی کلیہ بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ سیدھے سادھے انداز میں ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر ہر مسلمان کو ان اوصاف کا حامل ہونا چاہیئے۔ مگر جو لوگ اسلام کو انہی چند امور میں محصور گردانتے ہیں۔ یا انہی کو مسلمان کی صحیح تعریف قرار دیتے ہیں۔ وہ اس پیرایۂ بیان سے محض ناواقف ہیں۔ جو قرآن و حدیث میں اس طرح کے مطالب کے ساتھ خاص ہے؟

سطور بالا میں ہم مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین کا طویل اقتباس بحوالہ "المنبر" اور ایسا ہی مولانا محی الدین لکھوی کا بیان بحوالہ "الاعتصام" درج کرچکے ہیں مدیر الاعتصام کے نزدیک کیا ان لوگوں نے حدیث من صلّی صلوٰتنا کو مسلمان کی صحیح تعریف قرار دے کر قرآن و حدیث کے پیرایۂ بیان سے "محض ناواقف" ہونے کا ثبوت دیا ہے؟

ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ فقرہ "مسلمان وہ ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں"۔ ایسے عمومات میں سے ہے۔ جسے ترغیب قرار دیا جائے گا۔ اور مسلمان کی تعریف نہیں سمجھا جائیگا۔ لیکن زیر بحث حدیث کی نوعیت کو اسی رنگ کے عمومات میں شامل کرنا صریح زبردستی ہے۔ کیونکہ من صلّی صلوٰتنا والی حدیث میں شرط کے پائے جانے کے ساتھ مشروط کا پایا جانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ مشروط فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللّٰہ وذمۃ رسولہٖ کے واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

(الفرقان جولائی ۱۹۵۵ء) (باقی)

کمیونسٹ عرب ملکوں میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں

دمشق ۲۲ر جولائی۔ یہاں کے بااثر اخبار "صوت العرب" نے اعلان کیا ہے۔ کہ شام میں اور دنیائے عرب میں کمیونسٹوں کا مقصد بالعموم یہ ہے۔ کہ جہاں تک ہوسکے بے چینی اور عدم استحکام کی صورت حال پیدا کی جائے۔ تاکہ عرب حکومتیں اقتصادی ترقی کی جانب توجہ نہ دے سکیں۔ جو بصورت دیگر عرب عوام کے معیار زندگی اور معاشرتی اور اقتصادی سطح کو بلند کردیگی۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری ہدایت

برسات کا موسم شروع ہوچکا ہے۔ بارشیں کافی ہورہی ہیں۔ جس کی وجہ سے مکانات، خصوصاً کچے مکان گر رہے ہیں۔ غریب طبقہ اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ فوری طور پر خود مکان بنا سکے۔

خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر اس امر کی دیکھ بھال کرتے رہیں۔ جہاں کہیں اس قسم کے حادثے ہوں وہاں فوری طور پر منظم امداد پہنچائیں۔ مقامی حکام سے رابطہ پیدا کرکے غرباء کی مدد کریں۔

گذشتہ سال سیلاب کے ایام میں خدام الاحمدیہ نے متعدد مقامات پر اس قسم کی مدد کی تھی۔ ابھی سے انہیں ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اس بارہ میں اپنے پروگرام بنا لینے چاہئیں تا وقت پر سہولت سے کام ہوسکے ــــ جن مقامات کے قریب دریا بہتے ہیں یا جو سیلاب کے وقت اس کی زد میں آسکتے ہیں وہاں کے خدام کو خاص طور پر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

ان حادثات کی زد میں جو لوگ بھی آتے ہیں ان سب کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس قسم کے حالات پیش آنے پر فوری طور پر امدادی کام شروع کردینا چاہیئے۔ اور مرکز کو فوری طور پر اور صحیح حالات کی اطلاع دینی چاہیئے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہندوستان کو ملنے والی امریکی امداد میں مزید ایک کروڑ ڈالر کی کمی کردی گئی

واشنگٹن ۲۲ر جولائی۔ امریکی سینٹ کو اپنی اخراجات کمیٹی کی وہ رپورٹ باضابطہ طور پر موصول ہوگئی ہے جس میں غیر ملکی اقتصادی امداد کے پروگرام کے تحت ہندوستان کو دی جانے والی امداد میں کمی کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

امریکی ایوان نمائندگان ہندوستان کو ملنے والی امداد میں پہلے ہی ایک کروڑ ڈالر کی کمی منظور کرچکا ہے۔ صدر آئزن ہاور نے ہندوستان کے لئے سات کروڑ ڈالر کی امداد میں بھی مزید تخفیف سفارش کی ہے اور کہا ہے کہ ہندوستان کو ملنے والی امداد کسی صورت میں بھی پانچ کروڑ سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔

سرگودھا میں ۲۴ گھنٹے بارش ہوئی

سرگودھا ۲۲ر جولائی۔ یہاں چار ہفتہ تک شدید گرمی پڑنے کے بعد کافی بارش ہوئی اور پھر اولے پڑے یہاں ۲۴ گھنٹہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی اور ساڑھے چار انچ پانی برسا۔

درخواست دعاء

رشید احمد صاحب لاہور سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ میرے والد محترم ملک عزیز احمد صاحب بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین